شبیر رن میں تنہا تھے زخموں سے چور تھے
بھوکے تھے اور پیاسے تھے یثرب سے دور تھے
پیاروں کے لاشے رن میں تھے تنہا حضور تھے
گھوڑے سے اترے رن میں الہی وہ نور تھے

یہ دیکھ شمر گھوڑے سے اپنے اتر گیا
ہاتھوں میں ایک بھالا اور خنجر اٹھا لیا

شہ نے کہا اے شمر سن میرے کچھ سخن
خنجر سے جب کریگا جدا سر کو از بدن
قبلہ کی سمت لاشہ میرا کرنا تو یہ سن
چادر اوڑھانا لاشے پہ گر دے نہ تو کفن

میرے حرم کے سر سے نہ چادر کو کھینچنا
حرمت ہے یہ نبی و علی کی نہ چھیننا

ہے فاطمہ کی لاڈلی شہزادیاں حرم
انکا رہا نہ کوئی یہاں سب ہوا ختم
چادر کا ٹکڑا دینا انہیں رکھنا تو شرم
گر قید بھی کرے انہیں ڈھانا نہیں ستم

انکو ستا کے بتا فائدہ ہے کیا؟
انکو رلا کے بتا فائدہ ہے کیا؟

دختر میری سکینہ ہے جو بھولی بھالی ہے
ہے میری یہ پیاری یہ نازوں کی پالی ہے
ہر شب کو میرے سینے پہ یہ سونے والی ہے
اب میرے بعد غم میں میرے رونے والی ہے

ہرگز طمانچے بچی کو میری نہ مارنا
گوہر ہے عید پر دیئے وہ نہ اتارنا

بولا یہ شمر باتیں یہ ہرگز نہ مانوگا
بچوں کے چھین لونگا گوہر انکو مارونگا
سیدانیوں کے سر سے میں چادر اتارونگا
کوفے میں اور شام میں در در پھراؤنگا

مسند نبی کی لوٹونگا خیمیں جلاؤنگا
زین العبا کو کانٹوں پہ پیدل چلاؤنگا

یہ باتیں سن حسین تو روتے تھے زار زار
جور و جفا تھے ایسے کہ غش آیا بار بار
دیکھا کہ آ رہی ہے بہن یہاں پہ سوگوار
آؤ یہاں نہ بہن کہ ہوتے ہے ہم نثار

یہ کہہ کے تو حسین نے سجدہ بجا دیا
مظلوم پر وہ شمر نے خنجر چلا دیا